14631 ـ حسین رضي الله تعالی عنه كا سركہاں دفن اورصحابہ كرام كی قبوركے علم كی كیا اہمیت ہے

سوال

سائل كا كہنا ہے كہ حسين رضي اللہ تعالی عنہ كی قبركی جگہ كے بارہ میں لوگوں كی رائے بہت ہی زيادہ ہیں ، اوركيا صحابہ كرام رضي اللہ عنہم كی قبور كے علم سے مسلمانوں كو كوئ فائدہ ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس میں لوگ حقیقی طورپراختلاف ركھتے ہیں ، ایک قول تویہ ہے كہ انہیں عراق میں دفن كیا گيا ، اوركچھ كہتے ہیں كہ وہ شام میں دفن ہیں ، واقعتا وہ كہاں دفن ہیں یہ تواللہ تعالی ہی جانتا ہے ۔

اورسر كے متعلق بھی مختلف اقوال ملتے ہیں ، كچھ تویہ كہتے ہیں كہ وہ شام میں ہے ، اوربعض كا یہ كہنا ہے كہ ان كا سر عراق میں ہے ، اور یہ بھی كہا گيا ہے كہ وہ مصر میں ہے ، اورصحیح بات تو یہ ہے كہ جو مصرمیں ہے وہ نہ تو ان كی قبر اور نہ ہی ان كا سر ہے بلكہ یہ ایک فاش غلطی ہے ۔

اہل علم نے اس كے متعلق كتابیں لكھیں ہیں جن میں یہ بیان كیا گيا ہے كہ مصر میں ان كی كوئ چيز بھی نہیں اور نہ ہی وہاں جانے كی كوئ وجہ ہی بنتی ہے ، ظن غالب یہی ہے كہ وہ شام میں ہے اس لیے كہ ان كا سر یزید ابن معاویہ كے پاس لےجایا گیا تھا جوكہ شام میں تھا تویہ نہیں كہا جاسكتا كہ اسے مصر لے جایا گيا تھا ، یاتو وہ شام میں ہی دفن كیا گيا اوریاپھر عراق میں جہاں ان كا جسم تھا واپس كردیا گیا ۔

بہرحال لوگوں كو اس بات كی كوئ ضرورت نہیں كہ وہ یہ معلوم كرتے پھریں كہ وہ دفن كہاں كیے گئے اور كہاں ہیں ، مشروع تو یہ ہے كہ وہ ان كے لیے دعائے مغفرت اوررحمت كی جائے ، اللہ تعالی ان كے گناہ معاف فرمائے اوران سے راضی ہو وہ مظلوم ومقتول تھے ۔

ان كےلیے دعائے مغفرت ورحمت كرنی چاہیے اوران كے لیےاللہ تعالی سے خیركثير كی امید ركھنی چاہیے ، اور پھروہ اوران كے بھائ دونوں (یعنی حسن وحسین رضی اللہ تعالی عنہما) نبی اكرم صلی اللہ علیہ وسلم كے فرمان كے مطابق جنتی نوجوانوں كے سردار ہیں ۔

اب جس شخص کوان کی قبر کا علم ہے وہ اس کے لیے دعا مغفرت کرتا ہے جس طرح کہ دوسری قبروں کی زیارت کی جاتی ہے تووہ بھی اس کے بارہ میں بغیر کسی غلو اورعبادت کے دعا کرتا ہے توکوئ حرج نہیں ۔

اسی طرح دوسرے فوت شدگان کی ان سے بھی سفارش طلب جائز نہیں اس لیے کہ میت سے کچھ مانگا نہیں جاسکتا بلکہ اگروہ مسلمان ہوتو اس کے لیے دعائے مغفرت کی جاتی ہے کونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(قبروں کی زیارت کیا کرو اس لیے کہ وہ تمہیں موت یاد دلاتی ہیں) ۔

اب جوبھی حسن و حسین رضی اللہ تعالی عنہما یا کسی دوسرے مسلمان کی قبر پرصرف اس لیے جاتا ہے کہ ان کے لیے دعائے مغفرت ورحم کی جائے تویہ سنت ہے ، لیکن قبروں کی زیارت کا اگر یہ مقصدہو کہ وہاں جاکر اس سے مدد واستعانت طلب کی جائے اوراس سے سفارش طلب کی جائے تویہ غیرشرعی فعل بلکہ شرک اکبر ہے ۔

اوراسی طرح قبر پرنہ توکوئ عمارت مسجد و قبہ وغیرہ تعمیر کرنا جائزہے اورنہ ہی چراغان کرنا اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اللہ تعالی یھود و نصاری پرلعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کومسجدیں بنا لیا) صحیح بخاری و مسلم ۔

اوراسی طرح صحیح میں حدیث ہے کہ جابربن عبداللہ رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

نبی صلی اللہ علیہ رسلم نے قبروں کوپکا کرنے اوران پربیٹھنے اوران پر عمارت کرنے سے منع فرمایا ۔

تواب اس حدیث کی بنا پر نہ تو قبر پر کوئ عمارت اور قبہ بنانا جائز ہے اورنہ ہی اس پرخوشبولگانا یا چراغاں کرنا اورنہ ہی کپڑے اورغلاف چڑھانا تویہ سب کچھ ممنوع اورشرک کے وسائل ہیں ۔

اور اسی طرح قبرکے پاس نماز بھی نہیں پڑھی جائے گی اس لیے کہ جندب بن عبداللہ بجلی رضي اللہ تعالی عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافرمان نقل کیا ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(ہوشیار رہو تم سے پہلے لوگوں نے انباء اورصالحین کی قبروں کو مساجد بنا لیا تھا توتم قبروں کومساجد نہ بنانا میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں) صحیح مسلم ۔

یہ حدیث اس پردلالت کرتی ہے کہ قبروں کے پاس نہ تو نماز پڑھی جائے اور نہ ہوانہیں مسجد بنایا جائے ، اس لیے کہ یہ شرک کے وسائل اور اسی طرح غیراللہ کی عبادت و دعا اور ان سے استعانت اور ان کے لیے نذرو نیاز اور ان کی

قبروں کوباعث برکت سمجھتے ہوئے انہیں چھونا یہ سب ایسے کام ہیں جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اوربچنے کا کہا ہے ۔

صرف قبروں کی شرع طریقہ سے ہی زیارت کی جا سکتی ہے جو کہ بغیر کسی سفرکے ہواور صرف اس کے لیے دعائے مغفرت رحم تک محدود رہے ۔

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے اورصراط مستقیم کی راہنمائ کرنے والا ہے .